خصوصی سیکشن

پاکستان میں چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کی نمو: مالیات کے حصول کا مسئلہ اور حل

چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں (ایس ایم ای) نے اجتماعی اقتصادی نمو بڑھانے اور غربت کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے **باکس خ س 1.1**)۔ ان اداروں نے مختلف ملکوں میں جو کردار ادا کیا ہے اس کی سطح مختلف ہوسکتی ہے تاہم ان اداروں کی اہمیت دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی تسلیم کی جاتی ہے۔ پاکستان کی 90 فیصد صنعتیں ایس ایم ای شعبے سے تعلق رکھتی ہیں۔ جی ڈی پی کی نمو اور برآمداتی رقوم میں ایس ایم ای کا نمایاں حصہ ہے۔[1] وسائل کی تقسیم میں اس شعبے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ملک میں غیر زرعی افرادی قوت کا 78 فیصد ایس ایم ای سے وابستہ ہے۔[2] اس شعبے کے اہم کردار پر عالمی اتفاق رائے کے ساتھ ساتھ متعلقہ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ مالیات تک محدود رسائی اس شعبے کی نمو میں بڑی رکاوٹ ہے۔ پاکستان میں بھی چھوٹے اور درمیانے کاروباری ادارے مالیات کے مسائل سے دوچار ہیں جس کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ ان اداروں کو دیے گئے قرضوں کا حصہ بینکاری صنعت کے مجموعی قرضہ جزدان میں بہت کم ہے۔[3] اس خصوصی سیکشن میں بعض حکمت عملیوں پر بحث کی گئی ہے جنہیں طلب اور رسد دونوں پہلوؤں سے اپنا کر ایس ایم ای کی قلیل مالکاری کے چیلنج پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ جہاں تک رسدی پہلو کا تعلق ہے تو یہ سیکشن صرف بینکاری صنعت کا احاطہ کرتا ہے۔

باکس خ س 1.1: ایس ایم ای کی اہمیت

کسی ملک کی اقتصادی ترقی میں ایس ایم ای کے کردار کو تین شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1۔ نمو کا باعث: ایس ایم ای ادارے روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ ان کی خصوصیات میں چونکہ نمایاں لچک پائی جاتی ہے اس لیے ان میں اختراعات کی بہت گنجائش ہوتی ہے۔

2۔ مسابقتی اور کارگزار منڈی کے لیے لازم: ایس ایم ای ادارے آسانی سے قائم اور آسانی ہی سے ختم کیے جاسکتے ہیں، ان میں بڑی لچک ہوتی ہے اور یہ بڑا لین دین بھی کر سکتے ہیں چنانچہ کسی معیشت میں ان کی تعداد خاصی زیادہ ہوتی ہے۔ ان کی زائد تعداد مسابقت کو جنم دیتی ہے جس سے عمدہ کارگزاری کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ایس ایم ای ادارے نہ صرف رسدی کڑیوں کو مکمل کرتے ہیں بلکہ بڑی فرموں کے لیے تربیت گاہ بھی بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ ذیلی کنٹریکٹ حاصل کر کے یہ ادارے بڑی فرموں کی عمدہ کارکردگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

3۔ غربت کا خاتمہ اور آمدنی کا مساویانہ نظام: ایس ایم ای اداروں میں کارکنوں کی نسبتاً زیادہ تعداد درکار ہوتی ہے اس لیے ان میں روزگار کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں جس سے معاشرے سے غربت کے خاتمے اور وسائل کی مساویانہ تقسیم میں مدد ملتی ہے۔ یہ ادارے نوجوان، غیر ہنرمند افراد اور خواتین کو ملازمت فراہم کرنے کا اہم ذریعہ سمجھے جاتے ہیں چنانچہ اجتماعی اقتصادی نمو میں ان کا کردار نمایاں ہوتا ہے۔

ماخذ:

Promoting SMEs for Sustainable Development, World Business Council for Sustainable Development (2004)

F. Qimiao(2003).Importance of SMEs and the Role of Public Support in promoting SME Development, A Policy Dialogue Workshop at Russia, World Bank

دوسرے ترقی پذیر ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی ایس ایم ای کی ناکافی مالکاری اس شعبے کی قرضہ منڈی میں پائے جانے والے عدم توازن کا نتیجہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایس ایم ای مالکاری کی طلب اور رسد میں مطابقت نہیں پائی جاتی۔ جہاں تک رسدی پہلوؤں کا تعلق ہے ایس ایم ای کو قرض دینے سے بینکوں

---

[1] ایس ایم ای فنانشل ریویو: دوسری سہ ماہی 2007ء، شعبہ ایس ایم ای مالیات، اسٹیٹ بینک

[2] ایضاً

[3] مجموعی قرضہ جزدان میں ایس ایم ای قرضوں کا حصہ 11.8 فیصد ہے جبکہ ایس ایم ای قرضہ جزدان جی ڈی پی کا صرف 7 فیصد ہے

کے گریز کی وجوہات یہ ہیں: (i) یہ اقتصادی اتار چڑھاؤ سے بہت زیادہ اثر قبول کرنے والا شعبہ ہے اس لیے پُر خطر ہے (ii) ضمانت رگروی کا فقدان (iii) منڈی کے حقیقی حجم کے بارے میں قابل اعتماد اعدادوشمار کا فقدان (iv) قرض گار کے لیے تلاش و جستجو کی بلند لاگت[4] (v) پروسیسنگ کے بلند اخراجات، وغیرہ۔ طلبی پہلوؤں سے ایس ایم ای صنعت ان وجوہات سے بینکوں کی تشویش کو دور نہیں کرسکتی: (i) چھوٹا حجم (ii) انتظام وانصرام کی محدود صلاحیتیں (iii) قلیل وسائل کے سبب بینکاری کے تقاضوں کے مطابق کاروباری کھاتہ نہ رکھنا، وغیرہ۔ دونوں طرف کے مسائل پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ بینک خطرات سے گریزاں ہیں اور ایس ایم ای کو قرضے دینے میں ہچکچاتے ہیں جبکہ ایس ایم ای ادارے بینکوں کے مطالبات پورے کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ معیشت میں آنے والی حالیہ کساد بازاری میں ایس ایم ای کی قرضہ منڈی کی طلب اور رسد کے درمیان تفاوت مزید بڑھ سکتا ہے چنانچہ صورتحال کو بہتر بنانے کی ضرورت پہلے سے زیادہ ہو چکی ہے۔

پاکستان میں موجودہ کساد بازاری کے دوران ایس ایم ای مالکاری کے مالی اظہاریوں میں کمی کا رجحان دیکھا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای میں پائے جانے والے امکانات، ادارہ جاتی اہلیت اور ماضی کے رجحانات کے پیش نظر 2007ء میں کہا کہ اس شعبے کے لیے بینکوں کا قرضہ 2012ء تک بڑھا کر 1000 ارب روپے کرنے کی ضرورت ہے۔[5] تاہم شعبے پر واجب الادا قرضوں میں کمی آنے اور مجموعی قرضہ جزدان میں اس کا حصہ گرنے کی وجہ سے یہ ہدف پورا ہونا مشکل ہے۔ ایس ایم ای پر واجب الادا قرضے 2005ء میں 361 ارب روپے تھے جو 2009ء میں گر کر 348 ارب رہ گئے، جبکہ اسی مدت میں مجموعی قرضہ جزدان میں اس کا حصہ 17.5 فیصد سے گر کر 10.2 فیصد رہ گیا (دیکھئے **شکل خ س 1.1**)۔

شکل خ س 1.1: ایس ایم ای کے واجب الادا قرضوں کا رجحان

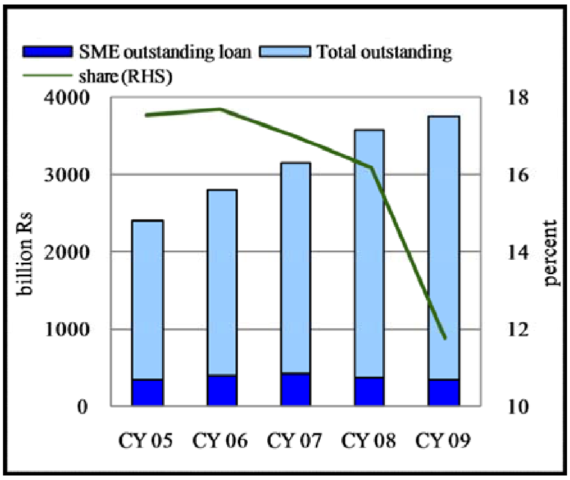

واجب الادا قرضے میں کمی کا معاملہ غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے باعث مزید بگڑ گیا ہے، یہ غیر ادا شدہ قرضے پوری بینکاری صنعت ہی میں بڑھے ہیں۔ ایس ایم ای کے غیر ادا شدہ قرضوں کی مطلق رقم 2004ء میں 30 ارب روپے سے بڑھ کر 2009ء میں 79.2 ارب روپے ہوگئی جبکہ مذکورہ مدت کے دوران بینکاری شعبے کے مجموعی واجب الادا قرضوں میں اس کا حصہ 16.7 فیصد سے بڑھ کر 18 فیصد سے متجاوز ہوگیا (دیکھئے **شکل خ س 1.2**)۔ بینک ویسے بھی ایس ایم ای کو قرضے دینے میں محتاط تھے، غیر ادا شدہ قرضے بڑھنے سے بینک اس معاملے میں مزید محتاط ہو سکتے ہیں۔ اس شعبے کی امتیازی خصوصیات یعنی غربت میں کمی لانا اور آمدنیوں میں فرق کم

4 یہ اصطلاح ڈاکٹر عشرت حسین کی ایس ایم ای مالکاری کے مسائل اور حکمت عملی پر 2005ء کی تقریر سے اخذ کی گئی ہے

5 ایس ایم ای فنانشل ریویو: دوسری سہ ماہی 2007ء، شعبہ ایس ایم ای مالیات، اسٹیٹ بینک

کرنا، کی بنا پر کساد بازاری کے عرصے میں ایس ایم ای کی اہمیت اگرچہ بڑھ گئی ہے تاہم بینک اسے قرضہ دینے میں زیادہ احتیاط کرنے لگے ہیں۔ کساد بازاری کے حالات میں اجتماعی اقتصادی نمو کے فروغ میں ایس ایم ای کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے پالیسی اقدامات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تا کہ مالکاری میں حائل رکاوٹیں دور کی جائیں۔ اقتصادی لٹریچر[6] سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صنعت کی ترقی کے لیے اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ (مختلف ملکوں کی ایس ایم ای پالیسی کے موازنے کے لیے باکس خ س 1.2 دیکھئے)۔

شکل خ س 1.2: غیرادا شدہ قرضوں کا رجحان

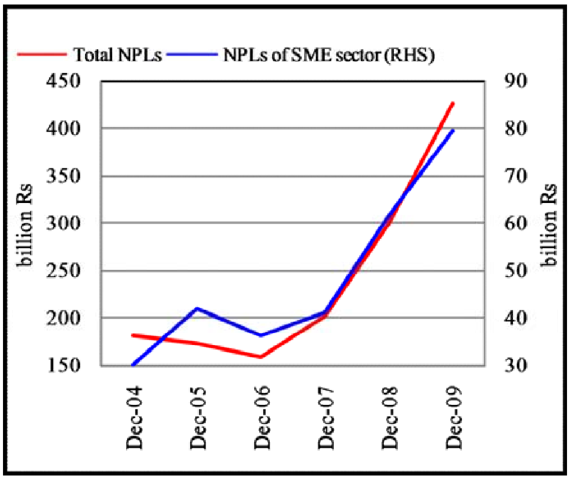

پاکستان میں ایس ایم ای کو مالیات کی فراہمی بہتر بنانے کے لیے اقدامات کی ضرورت

کساد بازاری کے نتیجے میں اور مالکاری کے ذرائع محدود ہونے کی وجہ سے ایس ایم ای کو مالکاری کے حصول میں درپیش مشکلات بھی بڑھ گئی ہیں۔ اس شعبے کے مالکاری ذرائع کے بڑھنے میں حائل بعض رکاوٹوں کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، اب یہاں چند متبادل صورتیں پیش کی جارہی ہیں جن کا تعلق طلب اور رسد دونوں پہلوؤں سے ہے۔

الف۔ رسدی پالیسیاں:

1۔ کریڈٹ انفارمیشن بیورو (سی آئی بی): 'سی آئی بی' کی طرح کا ایک مرکزی ڈیٹا بیس بینکوں کی بنیادی تشویش کو دور کرنے میں معاون ہوسکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو مدد دینے کے لیے 'سی آئی بی' قائم کیا ہے تا کہ قرض دیتے ہوئے ان کے لیے خطرات کم سے کم ہوجائیں۔ اس سہولت سے ایس ایم ای اداروں کے لیے مالیات کا حصول بہتر ہوجائے گا، بینک ان کے لیے نقد رقم پر مبنی قرض گاری جیسی مصنوعات متعارف کراسکتے ہیں جس کے لیے ان کے ماضی کی چھان بین کی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں 'سی آئی بی' کی اطلاع اور ایس ایم ای اداروں کی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی کی اطلاع ایک دوسرے کی تصدیق کرے تو یہ بینکوں کے لیے بڑی سہولت ہوگی۔ اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے اسٹیٹ بینک 'پیکرا' اور 'جے سی آر وی آئی ایس' جیسی ریٹنگ ایجنسیوں کی حوصلہ افزائی کررہا ہے کہ وہ اس شعبے میں بھی اپنی مہارت استعمال کریں۔ علاوہ ازیں، اس شعبے کے انتظامِ خطر سے منسلک کمرشل بینکروں کی صلاحیتیں بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے کریڈٹ اسکورنگ کا ایک تربیتی پروگرام منعقد کیا اور وہ ایس ایم ای اداروں کے لیے کریڈٹ اسکورنگ کے طریقے بینکوں میں نافذ کرنے کی بھی منصوبہ بندی کررہا ہے۔

[6] ماخذ (i) D.Asli & B. Thorsten (2006). Small and Medium-size Enterprises: Access to Finance as Growth Constraint.
(ii)Promoting SMEs for Sustainable Development, World Business Council for Sustainable Development(2003)

2۔ کریڈٹ گارنٹیز اسکیمیں (سی جی ایس) ایس ایم ای کی طرح کی ترقی پذیر صنعتوں کو مالیات کی فراہمی کے مسائل پر قابو پانے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ اسکیمیں مالیات کی مشکلات [7] میں سہارا فراہم کرتی ہیں کیونکہ:

(i) بلند رسک پریمیم کی وجہ سے ایس ایم ای کے قرض گیروں کے لیے قرض کی رقم بہت مہنگا سودا بن جاتی ہے اور وہ اسے استعمال نہیں کر پاتے،
(ii) ضمانت/رہن ناکافی ہونے کی وجہ سے ایس ایم ای کے بعض قرض گیروں کو قرض نہیں مل پاتا۔

ناکافی ضمانت/رہن وہ بنیادی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے ایس ایم ای صنعت کو دستیاب مالکاری محدود ہے۔ ایس ایم ای کو دیے جانے والے قرض کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں چھوٹے اور درمیانے اداروں پر واجب الادا مجموعی قرضے میں سے 90 فیصد سے زائد وہ ہے جو انہیں ضمانت/رہن کے عوض دیا گیا ہے۔[8] اس کا مطلب ہے کہ بینک اس شعبے کے بلند خطرات سے خود کو محفوظ رکھنے کے لیے ضمانت/رہن طلب کرتے ہیں اور بلاضمانت قرضے دینے کو تیار نہیں۔ چنانچہ چھوٹے ادارے خصوصاً وہ جو بالکل ابتدائی مرحلے میں ہیں مالکاری حاصل کرنے میں زیادہ مشکلات کا شکار ہیں، کیونکہ ان کے پاس اتنے اثاثے بھی نہیں ہوتے جنہیں وہ ضمانت/رہن کے طور پر استعمال کر سکیں۔ لہٰذا اس شعبے کو اپنی ہموار نمو کے لیے 'سی جی ایس' جیسی اسکیموں کی ضرورت ہے۔ اسٹیٹ بینک 'سی جی ایس' پر کام کر رہا ہے اور مستقبل قریب میں اسے متعارف کرا دے گا۔ تاہم اسکیم کو محتاط منصوبہ بندی اور مؤثر نگرانی کے ساتھ نافذ کرانا ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ اس طرح کی اسکیمیں:

(i) شعبہ بینکاری کی کارگزاری کو، خصوصاً ئی مصنوعات کی تیاری کے حوالے سے، متاثر کر سکتی ہیں،
(ii) چناؤ کے غیر مطلوبہ مسائل پیدا کر سکتی ہیں،
(iii) ایس ایم ای صنعت کو پیروں پر کھڑا کرنے اور اسے اپنے وسائل کا بندوبست خود کرنے کے قابل بنانے کی کوششوں کو بھی زائل کر سکتی ہیں۔

'سی جی ایس' کو متعارف کراتے وقت اس کے بتدریج خاتمے کا واضح منصوبہ بھی سامنے ہونا چاہیے تاکہ زراعانت کے منفی نتائج سے بچا جا سکے۔

ایس ایم ای شعبے کے لیے مالکاری کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک نے کئی نو مالکاری اقدامات متعارف کرائے ہیں جیسے زرعی قرضوں کی نو مالکاری اور ضمانتی اسکیم، ایس ایم ای کلسٹرز میں بی ایم آر کے لیے نو مالکاری اسکیمیں یعنی جننگ، چاول کا چھلکا الگ کرنا اور 10 میگا واٹ تک متبادل بجلی کی پیداوار، نیز ایس ایم ای کلسٹرز کو شامل کر کے 'طویل مدتی مالکاری سہولت' (ایل ٹی ایف ایف) کا دائرہ کار بھی بڑھا دیا ہے۔

3۔ تخصیصی مالی ادارے: ایس ایم ای اداروں کی امتیازی نوعیت کے پیش نظر حکومت اس شعبے کا تخصیصی 'ایس ایم ای بینک' بنا چکی ہے۔ 'ایس ایم ای بینک' چونکہ رعایتی قرضے دینے کا ذمہ دار ہے اس لیے اس کی زیادہ توجہ درمیانے اداروں کے مقابلے میں چھوٹے اداروں کو قرض دینے پر

[7] Chapter 2; Banking and Credit, The SME Financing Gap (Vol.1): Theory and Evidence
[8] ''ترقیاتی مالکاری کا سہ ماہی جائزہ'' ستمبر 2009ء، اسٹیٹ بینک

رہتی ہے۔درحقیقت چھوٹے اداروں کو مالیات کے حصول میں دشواری بھی درمیانے حجم کے اداروں سے زیادہ ہوتی ہے۔

'ایس ایم ای بینک' کو ہدف دیا گیا تھا کہ وہ ضرورت سے مطابقت رکھنے والی قرضہ مصنوعات، طریقہ کار اور نگرانی کے طریقے وضع کرے تاکہ کمرشل بینک بھی ان چیزوں کو اختیار کرسکیں۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ تخصیصی بینکوں کے اثرات محدود ہیں، جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ایس ایم ای شعبے کو دیے گئے مجموعی قرضوں میں 3 فیصد سے بھی کم قرضے ان تخصیصی بینکوں[9] کے توسط سے دیے گئے۔[10] اسٹیٹ بینک نے شعبے کی نمو میں ان بینکوں کا تعاون بڑھانے کی غرض سے ایس ایم ای مالکاری کے لیے مخصوص ضوابط متعارف کرائے ہیں (دیکھئے **ضمیمہ خ س 1.1**)، نیز وہ بینکوں کی حوصلہ افزائی بھی کر رہا ہے کہ وہ اختراعاتی مصنوعات اور مالکاری کے طریقے لائیں تاکہ تمام ایس ایم ای اداروں کو مساوی مواقع ملیں۔ اس سلسلے میں 'ایس ایم ای فنانس گراس روٹ کلسٹر ٹریننگ پروگرام' عمدہ مثال ہے جس میں کمرشل بینکروں کو رقم کی فراہمی پر مبنی قرض گاری، منصوبے پر مبنی قرض گاری، کریڈٹ اسکورنگ، ایس ایم ای رسک مینجمنٹ اور محتاطیہ ضوابط وغیرہ جیسے شعبوں میں تربیت دی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ مائکروفنانس بینکوں کا درجہ بڑھانے کے لیے بھی کام جاری ہے تاکہ وہ ایس ایم ای اداروں کو قرضے دے سکیں۔

4۔ مخاطرہ سرمایہ

ایس ایم ای کو دیے جانے والے قرضوں کی جزئیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شعبے کی مجموعی مالکاری میں بنیادی سرمائے کا حصہ سب سے زیادہ یعنی 70 فیصد سے زائد ہے (دیکھئے **شکل خ س 1.3**)۔ اس کا مطلب ہے کہ ابتدائی دور سے گذرنے والے اداروں کو سرمائے کے حصول میں، چلتی ہوئی فرموں کے مقابلے میں زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ نئے اداروں کے لیے مخاطرہ سرمایہ ایک عمدہ حل ہو سکتا ہے۔ تعریف کے لحاظ سے 'مخاطرہ سرمایہ' نئی قائم ہونے والی صنعتوں کے لیے ایکویٹی کی قسم کی مالکاری ہے جس کا مقصد نمو اور ترقی میں انہیں مدد فراہم کرنا ہوتا ہے۔ یہ رقم چونکہ قرض کے بجائے حصے کے مماثل ہے اس لیے اس کی وجہ سے کاروباری اداروں پر کوئی اضافی لاگت نہیں آتی۔ اس کا مطلب ہے کہ جو رقم مخاطرہ سرمائے کے ذریعے لگائی جائے گی اس پر منافع کاروبار کی نفع یابی پر منحصر ہوتا ہے۔

شکل خ س 1.3: مالکاری کا حصہ بلحاظ سہولت

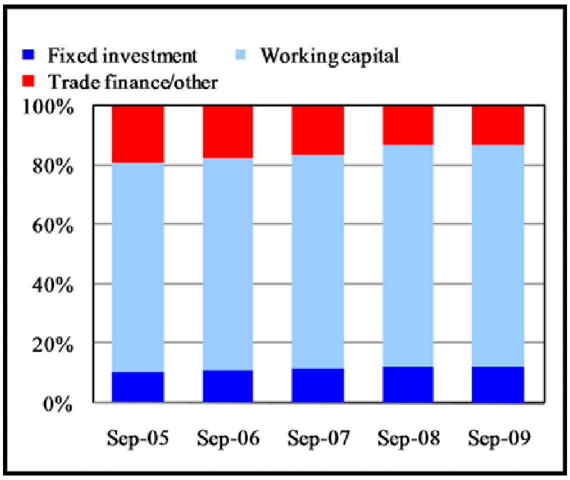

حکومت اس سہولت سے آگاہ ہے چنانچہ مخاطرہ سرمایہ منڈی تشکیل دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ تاہم اس مقصد کے لیے بعض اہم اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ 'فنڈ مینجمنٹ کمپنی' (ایف ایم سی)

[9] ان بینکوں میں ایس ایم ای بینک، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ، پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، اور انڈسٹریل بینک لمیٹڈ شامل ہیں

[10] شعبہ ایس ایم ای کے مجموعی قرض گیروں میں سے صرف 18 فیصد افراد تخصیصی بینکوں سے قرض لیتے ہیں

کے قیام پر ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کیا جاسکے۔ پہلا قدم یہ ہوسکتا ہے کہ ایف ایم سی کے قیام کے لیے سرمائے کی مطلوبہ شرط 4.2 ملین ڈالر کو کم کر کے بین الاقوامی معیار 0.1 ملین ڈالر تک لایا جائے، کنٹریکٹ کا اجرا زیادہ طویل مدت کے لیے کیا جائے، اور ثانوی منڈی تشکیل دی جائے، وغیرہ۔ حکومت نے 2014ء تک ٹیکس سے چھوٹ دے رکھی ہے۔ ایس ای سی پی نے نجی ایکویٹی اور مخاطرہ سرمایہ فنڈ کے لیے ضوابط بھی جاری کیے ہیں، تاہم مؤثر انتظام اور نگرانی کے عمل سے مخاطرہ سرمائے کی اثر انگیزی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

ب۔ طلبی پالیسیاں:

1۔ بڑی فرموں کا چھوٹی فرموں کے ساتھ ذیلی کنٹریکٹ: اس طرح چھوٹے اور درمیانے اداروں کو نمو اور استحکام میں مدد مل سکتی ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل دو طریقے کام میں لائے جاسکتے ہیں:

(i) بڑی فرمیں چھوٹے اور درمیانے اداروں کو مالکاری کے رسمی ذرائع تک بآسانی رسائی دلانے کے لیے ضامن بن سکتی ہیں۔ یہ بڑی فرمیں چھوٹے اور درمیانے اداروں کو قرضے بھی دے سکتی ہیں۔

(ii) بڑی فرمیں چھوٹے اور درمیانے اداروں کی کاروباری نمو کو اعتماد فراہم کر کے ان کی نمو میں بھی مدد دے سکتی ہیں۔

یہ طریقہ کار تائیوان، کوریا، چین اور جاپان جیسے ملکوں میں مقبول ہے جہاں ایس ایم ای کی نمو کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ پاکستان میں ذیلی کنٹریکٹ کی عمدہ مثال گاڑیوں کی صنعت میں نظر آتی ہے جہاں گاڑی بنانے والے اداروں کا اس شعبے کے چھوٹے اور درمیانے اداروں کے ساتھ ذیلی کنٹریکٹ ہے۔[11] تاہم اس آپشن کا انحصار بڑی فرموں کی آمادگی، اور چھوٹے اور درمیانے اداروں کی اس صلاحیت پر ہے کہ وہ مالکاری کی اس سہولت کو کس طرح کام میں لاسکتے ہیں۔ اس شرط کو پورا کرنے کے لیے درج ذیل حکمت عملیاں معاون ہوسکتی ہیں:

(الف) شعور و آگہی کے پروگرام: ایس ایم ای مالکاری کے لیے دستیاب مواقع، اور ملک کی مجموعی صنعتی ترقی میں ایس ایم ای کے اہم کردار کے بارے میں شعور و آگہی کے پروگرام بڑی اور چھوٹی دونوں طرح کی فرموں کو ذیلی کنٹریکٹ کی طرف راغب کرنے میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں (تفصیلات کے لیے دیکھئے **باکس خ س 1.1**)۔ حکومت ملک کے ایس ایم ای اداروں کے مشورے سے یہ پروگرام منعقد کر کے اپنا کردار ادا کرسکتی ہے۔ اسٹیٹ بینک بھی ایس ایم ای اداروں کو بینکوں اور ان کی مخصوص مصنوعات کے بارے میں شعور دینے کے لیے مالی آگہی کے منصوبے پر کام کر رہا ہے۔

(ب) کاروبار کی ترقی میں ایس ایم ای اداروں کے ساتھ تعاون: اس کا بنیادی مقصد منڈی میں دستیاب مالکاری امکانات سے فائدہ اٹھانے کی ایس ایم ای اداروں کی صلاحیت بڑھانے کے لیے انہیں مشاورت فراہم کرنا ہے۔ اس چیز کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے

11 عشرت حسین (2003ء)، ایس ایم ای مالکاری: مسائل اور امکانات پر ''اسمیڈا'' اور آئی بی پی کے سیمینار منعقدہ لاہور سے خطاب

حکومت نے 1998ء میں چھوٹے اور درمیانے اداروں کی ترقی کا ادارہ ''اسمیڈا'' قائم کیا، حال ہی میں اس نے یو ایس ایڈ اور ''بزنس سپورٹ فنڈ'' (بی ایس ایف) کی مدد سے ''پاکستان اینٹرپرائز کمپٹی ٹیونس سپورٹ فنڈ'' (سی ایس ایف) بھی تشکیل دیا ہے۔ حکومت ان مشاورتی سہولتوں کو مزید موئثر بنانے کے لیے نجی شعبوں کو اس معاملے پر راغب کر سکتی ہے۔ مشاورت دینے والے اداروں کی جتنی زیادہ تعداد منڈی میں موجود ہو گی، اتنے ہی زیادہ ایس ایم ای ادارے نہ صرف مشاورت حاصل کر سکیں گے بلکہ ان مشاورتی اداروں کے مابین مسابقت سے ان کی خدمات کا معیار بھی بہتر ہو سکے گا۔ مالیات تک ایس ایم ای اداروں کی رسائی بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک فی الحال ''محفوظ لین دین کے فریم ورک'' پر کام کر رہا ہے جس سے ایس ایم ای ادارے اپنے منقولہ اثاثے بطور ضمانت/رہن رکھوا سکیں گے۔ اس طرح ایس ایم ای اداروں کے لیے مالکاری کی راہیں کھلیں گی اور وہ ضمانت/رہن کے عوض قرض لے سکیں گے۔

اختتامیہ: اقتصادی ترقی کے لیے ایس ایم ای شعبے کی اہمیت پر تمام متعلقہ فریقوں میں رفتہ رفتہ اتفاق رائے پیدا ہو گیا ہے، چنانچہ محدود مالکاری کو اس شعبے کی ترقی میں بڑی رکاوٹ سمجھا جاتا ہے۔ طلب اور رسد پر ان رکاوٹوں کے منفی اثرات کساد بازاری کے دور میں دوچند ہو جاتے ہیں۔ یہ حالات طلب اور رسد دونوں پہلوؤں سے فعال اور موئثر اقدامات کا تقاضا کرتے ہیں تاکہ رکاوٹ بننے والے عوامل کو دور کیا جا سکے اور ایس ایم ای مالیات کی جس قلت کا شکار ہے اسے ختم کیا جا سکے۔ مذکورہ اقدامات اسی وقت نتیجہ خیز ثابت ہوں گے جب ان پر عملدر آمد کے ساتھ ساتھ سازگار قواعد وضوابط بھی بنائے جائیں اور انفراسٹرکچر کو بھی مناسب ترقی دی جائے۔ نیز، متعلقہ فریقوں کے مابین قریبی روابط اور پالیسیوں میں تسلسل اس صنعت کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرے گا۔

باکس 1.2: ایس ایم ای کے لحاظ سے مختلف ملکوں کا موازنہ

ملک	ایس ایم ای کی تعریف	ایس ایم ای کا حصہ	اقدامات	خصوصیات
بھارت	☆ وہ صنعتیں چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ہیں جن میں معینہ اثاثوں میں سرمایہ کاری زیادہ سے زیادہ 10 ملین روپے ہے۔ ☆ وہ تمام ادارے چھوٹے پیمانے کی خدمات والے ادارے ہیں جن میں اراضی اور عمارت کے سوا تمام معینہ اثاثوں میں سرمایہ کاری زیادہ سے زیادہ ایک ملین روپے ہے۔	ملک کے مجموعی صنعتی اداروں میں 80 فیصد ایس ایم ای ادارے ہیں، ملکی برآمدات میں ان کا حصہ 35 فیصد اور افرادی قوت میں 70 فیصد ہے۔ (2008ء)	ترجیحی شعبوں کے لیے قرضے کی سہولت	اس سہولت کے تحت سرکاری اور نجی بینکوں کے 40 فیصد دستیاب قرضے ایس ایم ای سمیت ترجیحی شعبوں کے لیے مختص ہیں
			چھوٹے اور بہت چھوٹے اداروں کے لیے کریڈٹ گارنٹی فنڈ اسکیم	اس اسکیم کے تحت غیر ملکی بینکوں کے 32 فیصد دستیاب قرضے ترجیحی شعبوں کے لیے مختص ہیں جن میں سے 10 فیصد ایس ایم ای کو جاتے ہیں۔
پاکستان	شعبہ اشیا سازی یا خدمات میں 250 تک اور شعبہ تجارت میں 50 تک ملازمین کے حامل ادارے چھوٹے اور درمیانے ادارے ہیں جبکہ ان کی خالص فروخت 300 ملین روپے سے زائد نہ ہو۔ نیز بلحاظ اثاثہ معیار یہ ہے کہ تجارت اور خدمات کے جن اداروں کی لاگتی قدر (ماسوائے اراضی و عمارت) 50 ملین روپے تک، اور اشیا سازی کے جن اداروں کی 100 ملین روپے تک ہے	90 فیصد معاشی ادارے ایس ایم ای کے شعبے میں ہیں، جی ڈی پی میں ان کا حصہ 30 فیصد اور برآمدات میں 25 فیصد ہے۔ غیر زرعی افرادی قوت کا 78 فیصد اس شعبے سے وابستہ ہے۔	ایس ایم ای بینک	یہ بینک شعبے کو رعایتی قرضے فراہم کرتا ہے۔
			چھوٹے اور درمیانے اداروں کی ترقی کا ادارہ ''اسمیڈا''	سرکاری و نجی شراکت کے ادارے کے طور پر ''اسمیڈا'' نے چھوٹے اور درمیانے اداروں کو مشاورت فراہم کی ہے، نیز ملک میں ایس ایم ای کی ترقی کے لیے سازگار پالیسی ماحول پیدا کیا ہے۔
انڈونیشیا	وہ تمام ادارے ایس ایم ای میں شامل ہیں جن کے ملازمین 100 سے کم ہوں۔	چھوٹے اداروں کا جی ڈی پی میں حصہ 41 فیصد اور ملازمتوں میں 89 فیصد ہے، جبکہ درمیانے اداروں کا حصہ بالترتیب 16 فیصد اور 10.55 فیصد ہے۔ (2000ء)	لوگوں کو کاروبار کے لیے قرضہ	فی کس زیادہ سے زیادہ 500 ملین روپے قرضہ زیادہ سے زیادہ 16 فیصد سالانہ شرح سود پر دیا جاتا ہے۔
چین	وہ تمام ادارے ایس ایم ای ہیں جن کی سالانہ فروخت 30 ملین یوآن سے 400 ملین یوآن تک ہے جبکہ ان کی افرادی قوت 400 سے تین ہزار ہے۔*	ایس ایم ای کا حصہ جی ڈی پی میں 58.5 فیصد، بلحاظ قدر برآمدات میں 62.3 فیصد، ٹیکس محاصل میں 46.2 فیصد اور افرادی قوت میں 40 فیصد ہے۔ (2008ء)	اختراعاتی فنڈ (1999ء) اور ایس ایم ای ڈیولپمنٹ (04ء) اور (2008ء) ٹیکنالوجیکل اور اختراعاتی فنڈ	یہ فنڈ ایس ایم ای اداروں کو براہ راست قرضے دیتا ہے۔ یہ فنڈ ایس ایم ای اداروں کی ٹیکنالوجی میں ترقی کے لیے زری تعاون کرتا ہے۔
سنگاپور	شعبہ اشیا سازی کے 100 سے کم ملازمین والے ادارے ایس ایم ای ہیں۔ جن اداروں کے معینہ اثاثوں میں 12 ملین ڈالر سے کم سرمایہ کاری ہو وہ بھی ایس ایم ای میں شامل ہیں۔	90 فیصد ادارے ایس ایم ای ہیں جن کا جی ڈی پی میں حصہ 42 فیصد اور افرادی قوت میں 50 فیصد سے زائد ہے۔ (2007ء)	نئے قائم ہونے والے اداروں کی ترقی کی اسکیم	ملک میں نئے کاروبار میں سرمایہ کار جتنی رقم لگائے گا اتنی ہی رقم 'اسپرنگ' (SPRING)** بھی لگائے گا جس کی حد تین لاکھ ڈالر ہے۔
			چھوٹے قرضوں کا پروگرام	اس کے تحت 10 سے کم ملازمین والے کاروبار کو 50 ہزار ڈالر تک قرضہ روزمرہ اخراجات کے لیے ملتا ہے۔
			اداروں میں سرمایہ کاری کی ترغیباتی اسکیم	کسی نئے کاروبار میں نقصان کی صورت میں سرمایہ کار اپنی قابلِ ٹیکس آمدنی میں سے تین ملین ڈالر تک منہا کرسکتا ہے۔

ملائیشیا	75 سے کم ملازمین اور 2.5 ملین آر ایم تک اثاثے رکھنے والے ادارے ایس ایم ای ہیں۔	ایس ایم ای کا حصہ جی ڈی پی میں 32 فیصد، برآمدات میں 19 فیصد اور افرادی قوت میں 50 فیصد سے زائد ہے۔ (2005ء)	چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کی ترقیاتی کارپوریشن کی مساوی گرانٹس	ان مقاصد کے لیے گرانٹ دی جاتی ہے ☆ نئے کاروبار ☆ مصنوعات اور پروسیسز میں بہتری ☆ سرٹیفکیٹ کے حصول اور کوالٹی مینجمنٹ سسٹم ☆ حلال مصنوعات کی تیاری اور فروغ
تھائی لینڈ	200 سے کم ملازمین رکھنے والے اور 100 ملین بھات سے کم سرمایہ کاری کے حامل ادارے ایس ایم ای ہیں۔	ایس ایم ای کا حصہ جی ڈی پی میں 37.8 فیصد اور افرادی قوت میں 75 فیصد ہے۔ (2005ء)	مالی ترقی کے پروگرام	پروگرام 'اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائز ڈیولپمنٹ بینک آف تھائی لینڈ' اور 'اسمال بزنس کریڈٹ گارنٹی اسکیم' کی سرگرمیوں کا معاون ہے۔ (2000ء)
			استعداد بڑھانے کا فنڈ ایس ایم ای بینک کے مختلف قرضوں کے پروگرام	یہ فنڈ مشاورتی خدمات، برآمدی منڈی میں توسیع اور حقوقِ ملکیت دانش کے نفاذ کے لیے مالکاری کرتا ہے۔ بینک غذائی تحفظ کے قرض، ایک Tambon ایک پراڈکٹ قرض اور دیگر سریع الحصول قرضے دیتا ہے۔

ماخذ:

(i) Enterprises in Asia: Fostering Dynamism in SMEs; Asian Development Bank Report 2009

(ii) Towards the Recovery: Challenges and Opportunities facing Asia's SMEs, Economist Intelligent Unit 2010

(iii) M. Thamrong (2007);" Opportunities for SMEs in Thailand", Thailand Board Of Investment, Japan.

(iv) APEC and SME Policy: Suggestion for an Action Agenda (www.apec.org.au/docs/iss1.htm)(accessed on)(20th Feb'2010)

(v) The Small and Medium Enterprise(SME) Annual Report 2008 (www.smidec.gov.my/node/4920/0(accessed on 20th Feb'2010)

(vi) S.G. Aruna (2003);"Small and Medium Enterprise Development in Sri-Lanka: A Review"

* H.Lauren (2009); SMEs in China";Industry Outlook

** SPRING Singapore is the enterprise development agency for growing innovative companies and fostering a competitive SME sector.

بھارت کے باکس میں روپے سے مراد بھارتی روپیہ ہے۔

ضمیمہ خ س1.1: کمرشل بینکاری کے ضوابط اور ایس ایم ای ضوابط کا موازنہ

شعبے	ضوابط	
	کارپوریٹ شعبہ	ایس ایم ای
سادہ قرضوں کی حد	بینک/مالی ادارے کسی فرد کو پانچ لاکھ روپے سے زائد سادہ قرضہ کسی صورت فراہم نہیں کر سکتے	بینک/مالی ادارے تین ملین روپے تک مجموعی اکتشاف کر سکتے ہیں بشرطیکہ رقم کی صورت میں اکتشاف دو ملین روپے سے زائد نہ ہو
بینک/مالی ادارے کا مجموعی اکتشاف	مجموعی سادہ قرض گاری سے حاصل ہونے والا بینک/مالی ادارے کا مجموعی اکتشاف کسی بھی وقت اس کی ایکویٹی (غیر محفوظ ٹی ایف سیز اور تحتی قرضے مستثنٰی ہیں) کی رقم سے بڑھنا نہیں چاہیے	
پیشگی کی شرط	صارفین کی سہولت کے عوض بینک/مالی ادارے ان کا خاکۂ خطر مدنظر رکھ کر پیشگی کی شرط متعین کرنے میں آزاد ہوتے ہیں تاکہ ان کے مفادات محفوظ رہیں۔ تاہم حکومت نے جن اشیا کی درآمد ممنوع کی ہے ان پر یہ آزادی لاگو نہیں ہوتی۔ بینک/مالی ادارے محتاطیہ ضوابط (آر-6) کے تحت شیئرز/ٹی ایف سیز کے لیے پیشگی شرط پر عائد پابندی پر عمل پیرا رہیں گے نیز وہ کاسٹک سوڈا کا درآمدی مراسلہ اعتبار (ایل سی) کھولنے کی سو فیصد پیشگی کی شرط پوری کرتے رہیں گے۔	ضوابط کارپوریٹ شعبے کی طرح ہیں
رقوم کی آمد کی بنیاد پر قرض گیری	بینک/مالی ادارے قرض کی واپسی کے ذرائع معلوم کریں گے اور قرض گیر کی واپسی کی صلاحیت اثاثوں کے تبدیل ہونے، اور رقوم کی متوقع آمد کی بنیاد پر جانچیں گے۔ بہتر جانچ کے لیے بینک/مالی اداروں سے کہا جاتا ہے کہ وہ اس شعبے/صنعت کی موجودہ اور مستقبل کی صورتحال کا بھی تجزیہ کریں جس کو وہ قرض دے رہے ہیں۔ بینک/مالی ادارے کو چاہیے کہ رقوم کی متوقع آمد کے پس پردہ اسباب اور دیگر تفصیلات کو دستاویزی شکل دے اور رقوم کی آمد کے وعدے کے ساتھ اسے منسلک کرے۔	ضوابط کارپوریٹ شعبے کی طرح ہیں، تاہم چونکہ ایس ایم ای ادارے مستقبل کی رقوم کا تخمینہ نہیں لگا سکتے اس لیے توقع ہے کہ ایسی صورت میں بینک/مالی ادارے معلومات کے حصول میں قرض گیر کی مدد کریں گے اور محض اس بنیاد پر کسی ایس ایم ای کو قرضے سے انکار نہیں کیا جائے گا۔